بیس رکعات تراویح اہل سنت والجماعت کی علامت ہے

از: مولانا محمد شفیع قاسمی، بھٹکلی

تراویح ترویحہ کی جمع ہے۔ یعنی اطمینان سے پڑھی جانے والی نماز، ہر چار رکعات کو ایک ترویحہ کہتے ہیں۔ پانچ ترویحہ یعنی بیس (۲۰) رکعات تراویح دس سلاموں کے ساتھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم وامام ابوحنیفہؒ، امام مالکؒ، امام شافعیؒ، امام احمد بن حنبلؒ، وجمہور علماء اہل سنت والجماعت کے نزدیک سنت موکدہ ہے۔

(۱) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المومین حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مجھے رمضان المبارک میں رات کو تراویح پڑھانے کا حکم دیتے ہوئے فرمایا کہ لوگ دن میں روزہ تو رکھ لیتے ہیں مگر قرآن (یاد نہ ہونے کی وجہ سے) تراویح نہیں پڑھ سکتے، اس لئے ان لوگوں کو رات میں تراویح پڑھاؤ، حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یا امیر المومنین! یہ ایسی چیز کا حکم ہے جس پر عمل نہیں ہے (یعنی باجماعت تراویح) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میں جانتا ہوں لیکن یہی بہتر ہے، تو انھوں نے (حضرت ابی بن کعبؓ نے) بیس (۲۰) رکعات تراویح پڑھائی۔ (اسنادہ حسن، المختارہ للضیاء المقدسی ۱۱۶۱)

(۲) حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ امیر المومنین حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں رمضان المبارک کے مہینے میں حضرات صحابہ وتابعین بیس (۲۰) رکعات تراویح پڑھتے تھے اور وہ سوسو آیتیں پڑھا کرتے تھے اور امیر المومنین حضرت سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں شدت قیام یعنی طول قیام کی وجہ سے اپنی لاٹھیوں پر ٹیک لگایا کرتے تھے۔ (الصیام للفریابی مخرج ۱۷۶، وسنن بیہقی ۴۸۰۱، اس حدیث کے صحیح ہونے پر جمہور محدثین کا اتفاق ہے)

(۳) علامہ ابن حجر عسقلانیؒ امام مالک کی روایت نقل کرتے ہیں۔ اور امام مالکؒ نے یزید بن خصیفہؒ کے طریق سے حضرت سائب بن یزیدؓ سے بیس (۲۰) رکعات نقل کی ہے۔ (فتح الباری)

(۴) علامہ ابن حجر عسقلانیؒ تلخیص الحبیر میں حدیث نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ رمضان المبارک کی ایک رات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بیس (۲۰) رکعات تراویح پڑھائی، دوسری رات بھی صحابہ جب جمع ہوئے تو آپ ﷺ نے ان کو بیس رکعات تراویح پڑھائی اور جب تیسری رات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی کثیر تعداد مسجد میں جمع ہوئی تو آپ ﷺ تشریف نہیں لائے پھر صبح میں ارشاد فرمایا: مجھے خدشہ ہوا کہ کہیں یہ نماز (تراویح) تم پر فرض کردی جائے اور تم کرنہ سکو۔

بیس (۲۰) رکعات تراویح پر صحابہ وعلماء امت کا اجماع ہے۔

(۱) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی امامت میں لوگوں کو تراویح با جماعت پڑھنے کا فیصلہ فرمایا۔ یہ رسول اللہ ﷺ کے بعد تراویح کی پہلی عام جماعت تھی۔ (صحیح ابن حبان)

(۲) حضرت یزید بن رومانؒ (تابعی) فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے زمانے میں صحابہ تیئیس (۲۳) رکعات (بیس رکعات تراویح اور تین رکعات وتر) پڑھا کرتے تھے۔ (موطا امام مالک ۲۵۲، اسنادہ مرسل قوی، آثار السنن ۶/۵۵)

(۳) امام شافعیؒ (تبع تابعی) فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے شہر مکہ مکرمہ میں بیس (۲۰) ہی رکعات تراویح پڑھتے دیکھا ہے۔ (الاُم وسنن ترمذی)

(۴) امام ترمذیؒ لکھتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت علی رضی اللہ عنہ اور صحابہ کے عمل کی بناپر اکثر علماء کے نزدیک تراویح بیس (۲۰) رکعات ہے۔ (سنن ترمذی)

(۵) علامہ علاء الدین کاسانی حنفیؒ لکھتے ہیں کہ صحیح قول جمہور علماء کا یہ ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی امامت میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو تراویح پڑھانے پر جمع فرمایا تو انھوں نے بیس رکعات تراویح پڑھائی۔ تو یہ صحابہ کی طرف سے اجماع تھا۔ (بدائع الصنائع)

(۶) علامہ ابن رشد قرطبی مالکیؒ لکھتے ہیں کہ امام مالکؒ کے ایک قول کے مطابق اور امام ابوحنیفہؒ، امام شافعیؒ، امام احمد بن حنبلؒ اور امام داؤد ظاہریؒ کے نزدیک وتر کے علاوہ بیس (۲۰) رکعات تراویح سنت ہے۔ (بدایۃ المجتہد)

(۷) علامہ ابن قدامہ حنبلیؒ لکھتے ہیں کہ تراویح کی بیس (۲۰) رکعات سنت موکدہ ہے، سب سے پہلے اس سنت کو رسول اللہ ﷺ نے ادا فرمایا۔ (المغنی)

(۸) علامہ نووی شافعیؒ لکھتے ہیں۔ تراویح کی رکعات کے متعلق ہمارا (شوافع) کا مسلک وتر کے علاوہ بیس (۲۰) رکعات کا ہے، دس سلاموں کے ساتھ، اور بیس (۲۰) رکعات پانچ ترویحات ہیں اور ایک ترویحہ چار (۴) رکعات کا دو سلاموں کے ساتھ، یہی امام ابوحنیفہؒ اور ان کے اصحاب اور امام احمد بن حنبلؒ اور امام داؤد ظاہریؒ کا مسلک ہے اور قاضی عیاضؒ نے بیس (۲۰) رکعات تراویح کو جمہور علماء سے نقل کیا ہے۔ (المجموع)

(۹) علامہ ابن تیمیہ حنبلیؒ لکھتے ہیں: حدیث سے ثابت ہے کہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ (صحابی) نے لوگوں کو بیس (۲۰) رکعات تراویح اور تین رکعات وتر پڑھائی، اسلئے جمہور علماء کے نزدیک یہی سنت ہے۔ کیونکہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے مہاجرین اور انصار کی موجودگی میں بیس (۲۰) رکعات تراویح پڑھائی تو کسی نے اعتراض نہیں کیا۔ (فتاویٰ ابن تیمیہ)

(۱۰) استاذ الاساتذہ مجاہد آزادی شیخ محمود حسن قاسمی دیوبندیؒ فرزند اوّل و سابق شیخ الحدیث دارالعلوم دیوبند فرماتے ہیں کہ جب کبار صحابہ اور خلفاء راشدین بیس (۲۰) رکعات تراویح پر متفق ہوگئے، تو اس سے بڑھ کر کونسی قوی ترین دلیل ہوسکتی ہے اس لئے کہ رسول اللہ ﷺ کے اقوال وافعال کو سب سے زیادہ جاننے والے وہی حضرات تھے۔ جب انھوں نے بیس (۲۰) رکعات کے علاوہ کے قول وعمل کو ترک کیا تو معلوم ہوا کہ بیس (۲۰) رکعات کے سلسلہ میں ان کے پاس قوی ترین ثبوت موجود تھا اور اہل حدیث حضرات جو آٹھ (۸) رکعات تراویح کہتے ہیں، اس کی کوئی دلیل نہیں ہے، یہ ان کی غلط فہمی کا نتیجہ ہے کہ تہجد اور تراویح میں فرق نہیں کرتے، حالانکہ تہجد اور تراویح میں بہت بڑا فرق ہے اس لئے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا تہجد پوری رات پڑھنے کی نفی کرتی ہیں جب کہ تراویح سحری تک پڑھی گئی ہے۔

(مزید تفصیل ودلائل کے لئے راقم کی کتاب ''تراویح سنت کے مطابق پڑھئے'' کا مطالعہ کریں۔ ملنے کا پتہ مکتبہ شفیع، رضیۃ الابرار، سلمان آباد، بھٹکل ۵۸۱۳۲۰)

❁ ❁ ❁